اصل دہشت گرد کون؟

حضرت مولانا حسن جان شہیدؒ

[سابق نائب صدر وفاق حضرت مولانا حسن جان شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہادت سے کچھ عرصہ قبل ایک ماہنامے کو انٹرویو دیا تھا' جس میں ملکی اور بین الاقوامی حالات میں دینی مدارس کے کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت نے اپنی زندگی کے کچھ حالات بھی بتلائے تھے' حضرت کا یہ فکر انگیز انٹرویو نذر قارئین ہے...........(ادارہ)]

☆...... سوال: مولانا اپنے بارے میں کچھ بتائیں کہاں کہاں تعلیم حاصل کی اور کہاں کہاں تعلیمی خدمات انجام دیں؟

☆☆...... مولانا حسن جان: محمد حسن جان فقیر کا نام ہے، حضرت مولانا علی اکبر جان والد کا نام ہے.

میری پیدائش ۶ جنوری ۱۹۳۸ء کو موضع چارسدہ پڑانگ میں ہوئی، ابتدائی تعلیم اپنے والد صاحب سے حاصل کی اور میرے تایا کی انجمن تعلیم القرآن تھی، جہاں دینی تعلیم کے ساتھ اسکول کا انتظام تھا، وہاں حاصل کی، پھر دارالعلوم نعمانیہ میں داخلہ لیا جہاں میرے والد پڑھاتے تھے، پھر اپنے والد کے ساتھ دارالعلوم چارسدہ میں آیا، پھر آخری دورۂ حدیث کے لئے جامعہ اشرفیہ میں داخلہ لیا، جہاں سے سندِ فراغت حاصل کی، پھر مولوی فاضل، منشی فاضل کے امتحانات دیئے اور کچھ عرصہ پڑھانے کے بعد مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ ملا۔ اس وقت صرف ایک لاء کالج تھا، کلیۃ الشریعۃ، ساڑھے چار سال وہاں رہا، جہاں میں الحمدللہ ۷۰ ممالک کے طلباء میں اول آیا،

پھر واپسی پر دارالعلوم نعمانیہ چارسدہ میں آٹھ سال شیخ الحدیث اور صدر مدرس کے عہدے پر رہا، اس کے بعد دارالعلوم عربیہ ٹھل ضلع کوہاٹ میں تین سال اسی عہدے پر رہا اور پڑھایا، پھر دو سال دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں پھر پانچ سال دارالعلوم مردان میں، پھر ان کے بعد تقریباً ۲۰ سال سے جامعہ امداد العلوم صدر پشاور میں مشغول ہوں، یہ شرف حاصل رہا کہ مدینہ میں قیام کے دوران میں نے حفظِ قرآن بھی کر لیا۔

سیاسی طور پر ۹۰ء میں اپنی تحصیل چارسدہ سے ولی خان کے مقابلے میں ایم این اے کے انتخاب میں حصہ لیا اور ہاں کے علماء کی دعاؤں سے کامیاب رہا، یہ نواز شریف کا پہلا دور تھا، دوبارہ انتخابات میں حصہ نہیں لیا، پھر تین سال اسلامی نظریاتی کونسل کا ممبر رہا، اسی طرح مرکزی رؤیت ہلال کمیٹی کا بھی ممبر رہا۔

آج کل صرف درس وتدریس کے مشغلے میں مصروف ہوں اور سیاسی میدان اپنے احباب اور شاگردوں کے لئے چھوڑ چکا ہوں، حضرت مولانا فضل الرحمٰن میرے خصوصی شاگرد ہیں، مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب جو صوبہ سرحد کی حکومت کے ساتھ شریعت بل کے مسودے کی تیاری میں سرفہرست رہے، مولانا عبدالقیوم حقانی جو مشہور اسکالر ہیں اور دیگر جن کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہوگی میرے شاگرد ہیں، آج کل ایم این اے کے عہدے پر مولانا گوہر شاہ صاحب جو اسفندیار کے مقابلے میں کامیاب ہوئے، میرے شاگرد ہیں اور مولانا عمر صادق جو مہمند ایجنسی سے ایم این اے منتخب ہوئے ہیں، میرے شاگرد ہیں' ان کے علاوہ سرحد کے صوبائی وزراء میں مولانا حافظ اختر علی، مولانا فضل علی، مولانا امان اللہ وغیرہ میرے شاگرد ہیں، بعض براہِ راست شاگرد ہیں اور بعض شاگردوں کے شاگرد ہیں۔

☆...... سوال: آپ نے ایک طویل عرصہ درس وتدریس میں گزارا ہے، یقیناً آپ کی بات اس ضمن میں مستند ہوگی، لہٰذا یہ بتایئے کہ گزشتہ چند برسوں سے مدارس پر مختلف الزامات، دہشت گردی، فرقہ واریت کے الزامات عائد کئے جارہے ہیں، ان کی کیا حقیقت ہے، یہ کہاں سے لگائے جارہے ہیں؟

☆...... مولانا حسن جان: امریکہ اور ان کی ہمنوا حکومتوں کی طرف سے اپنے مظالم کو چھپانے کے لئے اور اپنے دشمنوں کو بدنام کرنے کے لئے علماء، طلبا اور دینی مدارس پر یہ الزامات عائد کئے جاتے ہیں، وہ خوب سمجھتے ہیں کہ ہم سیاسی لیڈروں کو اور حکومتوں کو تو خرید سکتے ہیں لیکن اسلامی تعلیم حاصل کرنے والوں اور اسلام کی تعلیم دینے والے علماء کرام کو نہ خرید سکتے ہیں نہ غلام بنا سکتے ہیں، اور یہی لوگ ہمارے راستے کا پتھر اور ہماری کامیابی کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہیں، اس لئے ان لوگوں کی طرف سے ہم پر دہشت گردی اور فرقہ واریت کے الزامات عائد کر کے علماء کو ایک سازش کے تحت بدنام کیا جاتا ہے۔

ہم نے صدر صاحب پر یہ بھی بات واضح کردی ہے کہ کبھی کبھار آپ کی تقریروں میں بعض مدارس کے دہشت گردی میں ملوث ہونے کے الزامات عائد کئے جاتے ہیں، تو آپ ہمیں وہ بتادیں، ہم دہشت گردی کے کسی صورت میں قائل نہیں ہیں، ہم یہ بھی کہہ چکے ہیں کہ دہشت گردی کی تعریف کیا ہے، پہلے ان لوگوں کی طرف سے جو دہشت گردی کی رٹ لگائے ہوئے ہیں، دہشت گردی کی تعریف لائیں، کہ وہ کس کو دہشت گردی کہتے ہیں، تاکہ یہ واضح ہوسکے کہ مظالم کے خلاف جوابی کارروائی کرنا یا غاصبانہ قبضے کے خلاف لڑنا یا دہشت گردی مسلط کئے جانے پر جواب دینا بھی کیا

دہشت گردی کے ضمن میں آتا ہے، جیسا کہ افغانستان وغیرہ میں ہورہا ہے، یہ لوگ چاہتے ہیں کہ ظالم کے مقابلے کے لئے قدم بھی نہ اٹھاؤ، یہ ہمیں رسی سے باندھ دینا چاہتے ہیں اور باندھنے کے بعد اگر کوئی ہلنے کی کوشش بھی کرے تو اسے دہشت گردی قرار دیتے ہیں، یہ بڑی ناانصافی ہے، اصل دہشت گرد امریکہ اور ان کے اتحادی ہیں، جو لبنان میں، فلسطین میں اور افغانستان وعراق میں دہشت گردی کررہے ہیں اور ان علاقوں میں جھوٹے بہانے تراش کر دخل اندازی کرتے ہیں اور بے گناہ لوگوں پر مظالم ڈھاتے ہیں، خود ان ممالک کے سنجیدہ لوگ بھی ان کی عالمی دہشت گردی کی مخالفت کرتے ہیں۔

☆...... سوال: متحدہ مجلس عمل کی صوبہ سرحد میں کارکردگی کو آپ کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

☆☆...... مولانا حسن جان: متحدہ مجلس عمل کی حکومت دوسروں کی نسبت بہتر ہے، ان کے اختیار میں جو کچھ ہے وہ اس کے مطابق اصلاح کی کوششیں کررہے ہیں، لیکن بہت سے قوانین کا تعلق وفاق سے ہوتا ہے، جو صوبائی حکومت کا مخالف ہے، میں نے ان کی حکومتوں کو اچھا اس لئے کہا ہے کہ اکثر وزیر علماء حضرات ہیں جو نہ رشوت لیتے ہیں نہ بدنام ہیں، جیسا کہ سابقہ حکومتوں کے وزراء ہوتے تھے، باقی صحابہ کرام کے معیار کے تو ظاہر ہے کہ نہیں ہیں، جس طرح عوام اس دور کی طرح کے نہیں ہیں۔

☆...... سوال: دینی مدارس کا نصاب تعلیم تبدیل کرنے کی ضرورت پر اکثر زور دیا جاتا ہے، آپ کے خیال میں کیا اس کی ضرورت ہے؟

☆☆...... مولانا حسن جان: میں خود وفاق المدارس کا نائب صدر ہوں، اور مولانا سلیم اللہ خان صاحب صدر ہیں، ہم اپنے نصاب کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیتے رہتے ہیں اور اپنے نصاب میں حالات اور زمانے کے تقاضوں کے مطابق تبدیلیاں بھی کرتے رہتے ہیں، لیکن حکومت یا کسی لیڈر کے دباؤ سے ہم نصاب میں تبدیلیاں نہیں کریں گے۔

☆...... سوال: مدارس کی رجسٹریشن پر حکومت بہت زور دے رہی ہے، اس بارے میں آپ کا کیا مؤقف ہے؟

☆☆...... مولانا حسن جان: ہم مدارس کی رجسٹریشن کے حق میں ہیں، لیکن ایسی پابندیاں قبول کرنے کے قائل نہیں ہیں جن سے ہماری آزادی، ہمارے نصاب تعلیم یا اسلام کی کسی بنیادی تعلیم میں فرق آتا ہو، یا تغیر وتبدیلی واقع ہوتی ہو، اس بارے میں ہم حکومت کو واضح طور پر صاف صاف بتا دینا چاہتے ہیں کہ ہم ایسی پابندیوں کو کبھی قبول نہیں کریں گے، حکومت سے اس طرح کے تحفظات پر

ہماری بات چیت ہوتی رہتی ہے، صدر سے وزراء، اور گورنروں سے اور محکمہ تعلیم اور وزارت مذہبی امور والوں سے ان موضوعات پر بحث ہوتی رہتی ہے، ہم نے کبھی ان کے ناجائز تسلط کو قبول نہیں کیا اور کبھی اپنی آزادی پر حرف نہیں آنے دیا، ان کی غلط باتوں کو علی الاعلان رد کیا اور آئندہ بھی ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

☆...... سوال: کیا مدارس اپنے آڈٹ کرواتے ہیں؟

☆☆...... مولانا حسن جان: آڈٹ ہوتا ہے، مگر حکومت کی جانب سے یہ مطالبہ کیا جاتا ہے کہ چندہ دہندگان کے نام اور ان کی تفصیل اور مقدار چندہ وغیرہ کی اپیل بتائی جائے ہم اس کو نہیں مانتے کیونکہ اس ضمن میں حکومت کے اپنے اغراض ومقاصد ہوتے ہیں اور اس کے لئے ہم انہیں مواد فراہم کرنا نہیں چاہتے باقی جہاں تک آمد وخرچ اور حساب کتاب کا معالہ ہے، تو اس کیلئے ہم تیار ہیں۔

☆...... سوال: آپ کے خیال میں ملک میں اسلامی حکومت کس طرح قائم ہوگی، اس کے لئے کیا کوششیں ہونی چاہئیں؟

☆☆...... مولانا حسن جان: اس کے لئے سب سے زیادہ ضرورت عوام کی اصلاح کرنے کی ہے، عوام کے اندر بھلائی آجائے تو اچھی حکومت آجائے گی، قرآن کی تعلیم ہے کہ ظالموں پر ظالموں کی حکومت ہوتی ہے، کروڑوں افراد ایک طرف ہیں اور حکمران دوسری طرف ہوں یہ ممکن نہیں ہے، آج مخلص اور نیک لوگ تو علماء کے ساتھ ہیں لیکن اکثریت ایسوں کے پیچھے چل رہی ہے جو نہ دین کے قائل ہیں نہ ان کی زندگیوں میں دین ہے، اسلام کو فرسودہ مذہب اور اسلامی سزاؤں کو وحشیانہ سمجھتے ہیں، اسلام کو موجودہ زمانے کے لئے بہتر نظام نہیں سمجھتے، حکومت پاکستان اور دیگر اپوزیشن سب ایک ہی کشتی کے سوار ہیں، کوئی جمہوریت کو سب کچھ سمجھتا ہے کوئی روٹی کپڑا مکان کے نام پر اقتدار کے حصول کی کوشش کرتا ہے، سوال یہ ہے کہ کیا غرب دور ہونے سے یا کالا باغ بن جانے سے معاشرہ ٹھیک ہوجائے گا، جب کہ معاشرے میں بداعتقادی اور بے عملی موجود ہو، صحیح عقیدے اور عمل سے معاشرہ ٹھیک ہوگا، اگر مال ودولت سے معاشرہ ٹھیک ہوسکتا ہوتا تو سارے کارخانوں اور فیکٹریوں کے مالک ٹھیک ہوتے، ولی خان نے انتخابات کے دوران کہا تھا کہ یہ مولوی میری روٹیوں پر پلتے ہیں، انہیں ووٹ کون دے گا، لیکن ایک مولوی ہی نے انہیں شکست دی اور اس کے بعد ولی خان سیاست میں بھی نہ رہ سکے۔

☆☆......☆☆